رکے چلا جا رہا ہے کیا کیا سوچا تھا اور اب ہو کیا رہا ہے؟ جس مقصد کے لئے گاندھی جی نے اپنی راہ و منزل متعین کی تھی گاندھی جی اسی مقصد کی خاطر کوششوں میں مستغرق تھا ایک سر پھرے پاگل کی گولی کا شکار ہو گئے۔ اور آج ان کے انتقال کے ۶۸ سال پورے ہو چکے ہیں جس مقصد کے لئے گاندھی نے اپنی جان کی قربانی دی تھی اس مقصد کی حصولیابی تو کھائی میں پڑ گئی۔ الٹے اس مقصد کو قائم رکھنے ہی کے لئے لالے پڑے ہوئے ہیں۔ اگر ۳۰ر جنوری ۱۹۴۹ء میں گاندھی جی کو گولی مارنے والا ایک ناتھو رام گوڈسے تھا تو ۶ر دسمبر ۱۹۹۲ء کو مہاتما گاندھی کے اصول، مقصد، قاعدہ وقانون کی دھجیاں اڑانے والے 'ناتھو رام گوڈسے' کے دماغ سے پیدا ہوئے بھارت ماتا کے نام نہاد رہنماؤں کے پُر فریب بھاشنوں سے متاثر ہو کر ہزاروں لاکھوں کے ہجوم غفیر نے سینکڑوں سالوں سے کھڑی ایک مقدس عبادتگاہ کو دنیا بھر کے ہزاروں اخباری، ٹی وی وخبر رساں ایجنسیوں کے نمائندوں اور کیمرہ مینوں کی موجودگی میں گھمنڈ وتکبر سے مزین فخر و انبساط میں جھوم جھوم کر سینہ تان کر زمین دوز کر دیا۔ اس کے بعد بھی کیا ہمیں گاندھی جی کا یوم پیدائش یا یوم وفات مناتے ہوئے کوئی شرم وجھجک اور عار محسوس نہیں ہوتا ہے؟ — اب مہاتما گاندھی کی تعلیمات زندہ ہی کہاں ہیں۔ اگر کہیں نیم مردہ حالت میں پڑی سسکتی ہوئی دکھائی دے جائیں تو خدا کے واسطے اسے کسی میوزیم یا آثار قدیمہ کے کھاتوں میں آنے والی نسلوں کے لئے تبرک کے طور پر جمع کرا دینا ہی زیادہ بہتر ہوگا۔ ورنہ گاندھی جی کی یہ تعلیمات وروایات کہیں گمشدہ اوراق کی طرح نایاب نہ ہو جائیں۔ اور مورخین جب ہندوستان کے بارے میں معلومات اکٹھا کریں اور پھر جب انھیں کسی طرح اس ملک کی آزادی کے سب سے بڑے رہنما کے بارے میں کچھ جاننے کی ضرورت پڑ جائے تو وہ انہیں ڈھونڈنے سے بھی دستیاب نہ ہو سکیں گی۔

ہمارے خیال میں مہاتما گاندھی بھارت کے عوام کے لئے صرف رسمی طور پر یاد کرنے کے لئے رہ گئے ہیں اگر یہ بات غلط ہے تو ہمیں سمجھایا جائے کہ گاندھی جی کی تعلیمات کی جب سرِ عام مٹی پلید کی جا رہی ہو اور بھارت کے آئین کی لاکھوں کے مجمع عام میں کھلم کھلا خلاف ورزی کی جا رہی ہو تو ہندوستان کے گاندھی وادی جو آپ گاندھی جی کو ان کے یوم وفات پر خراج عقیدت پیش کر رہے ہیں اس وقت کہاں سو گئے تھے۔ اس آئین کی حفاظت کرنے کے لئے جسے گاندھی جی کے آدرشوں پر بنایا گیا تھا، وہ میدان عمل میں کیوں نہیں نکلے — جنوری ۱۹۴۹ء کو مہاتما گاندھی ایک سر پھرے کی گولی سے قتل ہوئے اور ۶ر دسمبر ۱۹۹۲ء کو مہاتما گاندھی کے اصول، مقصد، تعلیم وروایات لاکھوں سر پھروں کے ہاتھوں نیست و نابود کیا گیا اور ستم بالائے ستم یہ کہ گاندھی

کے جسم کا قاتل اپنے کیفرکردار کو پہنچا دیا گیا مگر ان کے آدرشوں کے قاتل گاندھی جی کے آزاد بھارت مہان میں ہیرو بنے دندناتے پھر رہے ہیں۔ اور اب تو ڈھٹائی کے ساتھ گاندھی وادی کی جگہ ناتھورام گوڈسے واد کا جس طرح سکہ چلانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں اسے سمجھنے کے لئے کیا ہمارے ملک کے سیکولر وادی یا گاندھی وادی صرف آرام سے بیٹھ کر یہ نظارہ دیکھتے رہیں گے؟ اور کیا اس طرح وہ اپنا نام گاندھی کے ہندوستان کو مٹانے والوں میں لکھوائیں گے؟ اب بھی وقت ہے اے سونے والو! جاگو اور گاندھی جی کے ہندوستان کو بھالوان بھیڑیوں سے جو تشدد اور فرقہ وارانہ ذہنیت کے زیج بوکر اور اس کے بل بوتے ہندوستان کو اپنے ناپاک پنجوں میں جکڑ لینے کے درپے ہیں۔ تقسیم ملک کے وقت کے نازک حالات میں گاندھی جی نے جس طرح اپنی جان جوکھوں میں ڈالکر برت رکھ کر نامساعد حالات کا مقابلہ کیا جیمیں انھیں کسی قدر کامیابی بھی نصیب ہو گئی۔ اب گاندھی جی کے پرستاروں، ملک سے محبت رکھنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ملک کو بچانے کی خاطر ناتھورام گوڈسے کی ذہنیت کا جواب سیاست میں بھی پوری طرح دخیل ہو چکی ہے۔ پوری قوت کے ساتھ مقابلہ کریں۔ اسی میں ہندوستان کی بقاء و سلامتی اور ترقی و تعمیر کا راز مضمر ہے۔ تمام ہندوستانی گاندھی جی کی تعلیمات سے روشناس ہو جائیں اور اس پر عمل پیرا ہونے کا عہد کریں تو پھر گاندھی جی کا یوم پیدائش یا یوم وفات منانے کا صحیح معنوں میں ہمیں حق حاصل ہو گا۔

مغربی تہذیب کی وکالت کرنے والے اب یہ بات تسلیم کرنے لگے ہیں کہ مشرقی تہذیب ہی انسانیت کے لئے صحیح اور ضروری ہے جس کرّوفر کے ساتھ مغربی تہذیب والوں نے اپنی ہی معاشرت و تہذیب و تمدن کو انسانیت کے لئے آب حیات کہا تھا، آج مغربی تہذیب والے اپنی تہذیب کی خامیوں کے اجاگر ہونے پر رو رہے ہیں، سر پیٹ رہے ہیں اور وہ اپنی نسل کو بچانے کے لئے مشرقی تہذیب کی خوبیوں اور اچھائیوں کی دوہائی دیتے ہوئے اس کی اوٹ میں اپنی پناہ ڈھونڈنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جو کل تک مشرقی تہذیب کو مضحکہ خیز بتلاتے تھے اب اپنی تہذیب پر نہ صرف شرمندہ ہی ہیں بلکہ کوشاں ہیں کہ نئی نسل اس تہذیب و معاشرت کی برائیوں سے آگاہ ہو کر اسے نہ اپنائے۔

مغربی تہذیب کو اپنانے والی یا مغربی تہذیب کو جنم دینے والی زیادہ تر غیر مسلم اقوام ہی ہے اور مشرقی تہذیب کے علمبردار یا مشرقی تہذیب کو معرض وجود میں لانے والے مذہب اسلام کے ماننے والے ہیں اس لحاظ سے آسانی کے لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ عیسائی اکثریتی علاقہ یوروپ بمعنی مغربی تہذیب اور مشرقی تہذیب